ایشیا

پاکستان: حکومت پنجاب اقلیّتی برادریوں کے مسائل حل کرنے میں سنجیدہ ہے۔ جانسن مائیکل

پنجاب اسمبلی کے اقلیّتی رکن اور وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے مشیر جناب جانسن مائیکل نے بہاول پور میں اقلیّتی تنظیموں کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ "حکومت اقلیّتی برادری کے مسائل حل کرنے میں سنجیدہ ہے۔ اور ان کا معیارِ زندگی بلند کرنا چاہتی ہے۔ اس مقصد کے لیے پنجاب بھر میں ضلعی سطح پر اقلیّتی کونسلوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ان کونسلوں کو مثالی اور مؤثر بنانے کے لیے جامع منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ (ماہنامہ "کلامِ حق" - گوجرانوالہ، جون - جولائی ۱۹۹۴ء)

یورپ

البانیہ: مسیحی آبادی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔

[سوینتھ ڈے ایڈونٹسٹ (فرقہ سبتین) کے ایک مجلّہ Signs of the Times نے دسمبر ۱۹۹۳ء اور مارچ ۱۹۹۴ء کے شماروں میں "البانیہ" کے بارے میں دو مختصر اطلاعات دی ہیں۔ ذیل میں ان "اطلاعات" کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

"البانیہ یورپ میں کبھی سب سے زیادہ سیکولر ملک سمجھا جاتا تھا، مگر تیرانہ اور شکودر میں سرکاری جامعات کے سروے سے معلوم ہوا ہے کہ ۷۰ فیصد طلبہ و طالبات خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ البانیہ کے ۳۳ لاکھ باشندوں میں سے زیادہ تر کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مسلمان ۶۵ فیصد، آرتھوڈکس ۱۸ فیصد اور کیتھولک ۱۲ فیصد ہیں۔ مذکورہ بالا سروے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ۸۴ فیصد طلبہ و طالبات مذہبی بنیاد پر امتیازی سلوک پسند نہیں کرتے۔"

"پیٹرک جانسن کے Operation World [عالمگیر اقدام] کے تازہ ترین ایڈیشن کے مطابق البانیہ میں پروٹسٹنٹ چرچ کے وابستگان میں ۳۹ فیصد سالانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ کمیونزم کے اِس

سابق قلعہ یعنی البانیہ میں آرتھوڈکس مسیحیت اور کیتھولک چرچ کی افرادی قوت میں بالترتیب ۲۲ فیصد اور ۲۰ فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔"

ویٹیکن: کیتھولک اور مسلم رہنماؤں کی جانب سے آبادی کے بارے میں اقوامِ متحدہ کی مجوّزہ دستاویز کی مخالفت

اقوامِ متحدہ کے اہلِ اختیار کی رائے میں غریب ممالک کی خوشحالی "خاندانی منصوبہ بندی" کے پروگرام پر مؤثر طور پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔ آبادی کنٹرول کیے بغیر اُن کی خوشحالی کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ "آبادی اور اقتصادی ترقی" کے حوالے سے اقوامِ متحدہ نے کچھ عرصے سے ایک مہم شروع کر رکھی ہے اور یہ مہم ستمبر میں اُس وقت نقطۂ عروج پر ہوگی جب قاہرہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں دُنیا بھر کے ممالک کے نمائندے خاندانی نظام اور اِس سے متعلق مسائل پر ایک دستاویز کو حتمی شکل دیں گے۔ یہ دستاویز مجوّزہ شکل میں پہلے سے بحث و مباحثہ کا موضوع ہے۔

۸ جون ۱۹۹۴ء کو اس مجوّزہ دستاویز پر تبادلۂ خیال کے لیے "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" میں ویٹیکن کے تین افسران اور تین بڑی مسلمان تنظیموں ـــــ رابطہ عالم اسلامی، آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس اور موتمر العالم الاسلامی ـــــ کے نمائندے یک جا ہوئے۔ تبادلہ خیال میں شامل چھ افراد نے اتفاقِ رائے سے کہا کہ مجوّزہ دستاویز کے بعض نکات مسلمانوں اور مسیحیوں دونوں کے لیے ناقابلِ قبول ہیں۔ اُن کے حتمی اعلامیے میں کہا گیا ہے۔

"خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور یہ اکائی میاں بیوی کے درمیان شادی کے مضبوط بندھن اور بچوں کے ذریعے وجود میں آتی ہے۔ یہ امر اقوامِ متحدہ کے دائرۂ اختیار میں نہیں آتا کہ وہ خاندان کی ازسرِ نو تعریف کرے جو اسلام اور مسیحیت دونوں میں مقدّس ہے۔"

قاہرہ کانفرنس کی مجوّزہ دستاویز میں افزائشِ نسل اور جنسیّت سے متعلق معاملات میں فرد کے حقوق اور ذمہ داریوں پر اِس حد تک زور دیا گیا ہے کہ میاں بیوی کی اجتماعی ذمہ داری اور حقوق نظرانداز ہو گئے ہیں۔ "جارحیت اور انتہا پسندی پر مبنی انفرادیت پرستی بالآخر معاشرے کی تباہی ہے۔ یہ انفرادیت پرستی اخلاقی انحطاط، آزادانہ جنسی اختلاط اور اقدار کے ٹوٹ پھوٹ جانے پر منتج ہو سکتی ہے۔"

مذہبی رہنماؤں نے مجوّزہ دستاویز پر اس حوالے سے بھی اعتراض کیا ہے کہ "اس میں بہتر Reproductive Health [افزائشِ نسل کے لیے مطلوبہ معیارِ صحت] کے تحت قانونی طور پر جائز کیے گئے اسقاطِ حمل سے استفادہ کو دُنیا بھر میں بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔" اُنہوں نے کہا کہ